کافروں کے تہوار اور
ہمارا طرزِ عمل
New Year
Valentine
ام عبد منیب
www.KitaboSunnat.com
0321-4609092

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کافروں کے تہوار اور ہمارا طرزِ عمل

اُمِّ عبدِ منیب

مشربہ علم و حکمت

کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

0321-4609092

کافروں کے تہوار اور ہمارا طرزِ عمل

نام کتاب ———— اعتکاف اور خواتین

اہتمام ———— محمد عبد منیب

ناشر ———— مشربہ علم و حکمت

اشاعت اول ———— ۱۴۲۸ھ

حالیہ اشاعت ———— ۱۴۳۴ھ

قیمت ———— 45:00

برائے رابطہ: حافظ مستغفر الرحمٰن فون: 0321-4213089

☆ دار الکتب السلفیۃ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور
Ph.: 042-37361505-37008768
Cell: 0333-4334804

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔
فون: 0300-5148847

البلاغ

لوئر گراؤنڈ لینڈ مارک پلازہ جیل روڈ لاہور
042-35717842-3,0300-8880450

شالیمار سینٹر F-8 مرکز اسلام آباد
051-2281420,0300-5205050

6GL نیو لبرٹی ٹاور بالمقابل چیس ماڈل ٹاؤن لنک روڈ لاہور
042-35942233,35942277,0300-6112240

عدنان پلازہ، سواں روڈ G-10 مرکز اسلام آباد
051-2224146-7,0300-5205060

فہرست

مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ

فَهُوَ مِنْهُمْ .

”جس شخص نے جس قوم کی جماعت

(کی تعداد) کو بڑھایا وہ انہی میں سے

ہے۔“ (نصب الرایہ، جلد چہارم ص: ۳۴۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ انتباہ

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (النساء: ۱۲٤)

”اے ایمان والو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ۔“

نیز یہ بھی فرمایا:

﴿وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ﴾ (هود: ۱۱۳)

”دیکھو! ظالموں کی طرف ہرگز نہ جھک جانا ورنہ تمہیں بھی دوزخ کی آگ لگ جائے گی اور اللہ کے سوا کوئی تمہارا دوست اور مددگار نہیں ہوگا۔“

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا:

﴿وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاءَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ﴾ (البقرہ: ۱۲۰)

''آپ ﷺ سے یہود و نصاریٰ ہر گز راضی نہیں ہوں گے جب تک کہ آپ ﷺ ان کے مذہب کے تابع نہ بن جائیں۔ آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ اللہ کی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے اور اگر آپ ﷺ نے باوجود اپنے پاس علم آ جانے کے پھر ان کی خواہشوں کی پیروی کی تو اللہ تعالیٰ کے پاس آپ ﷺ کا نہ تو کوئی ولی ہوگا اور نہ مددگار۔''

اللہ تعالیٰ نے ہمیں بار بار خبردار کیا ہے کہ کافر یہودی، عیسائی، مشرک سب ہمارے دشمن ہیں اور ان سے ہمیں کسی قسم کی دوستی، محبت اور ان کے مذہب کی کسی چیز میں پسندیدگی کا اظہار نہیں کرنا چاہیے۔ دورِ حاضر میں ہم نے پوری طرح ان کے دین اور ان کی روایات کا حلقہ اپنے اردگرد کس رکھا ہے اور وہ چاہتے بھی یہی ہیں:

﴿وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً﴾ (النساء:۸۹)

''ان کی تو چاہت ہے کہ جس طرح کافر وہ ہیں تم بھی ان کی طرح کفر کرنے لگو اور پھر یکساں ہو جاؤ۔''

اور فرمایا:

﴿إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِينًا﴾ (النساء:۱۰۱)

''بے شک کافر تمہارے کھلم کھلا دشمن ہیں۔''

ایک جگہ فرمایا:

﴿لَا يَأْلُوْنَكُمْ خَبَالًا وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ﴾(آل عمران: ۱۱۸)

”وہ تمہاری تباہی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے وہ تو چاہتے ہیں کہ تمہیں دکھ ہی پہنچے۔“

کافروں سے اظہارِ دوستی کا ایک مظہر ان کے تہواروں میں شرکت کرنا بھی ہے۔ زیرِ نظر کتابچے میں یہ جائزہ لیا گیا ہے کہ ان کے تہواروں میں شرکت کیسا گناہ ہے اور کیوں گناہ ہے۔

اللہ ہمیں اپنے دشمن کو دشمن ہی سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین!

اشاعتِ دوم: اس اشاعت میں مزید اضافے کیے گئے ہیں امید ہے یہ کتابچہ پہلے سے بھی زیادہ افادیت کا حامل ہو گیا ہو گا۔

والسلام

اُمِّ عبدِ منیب

تہوار کیا ہے؟

عربی میں عید، فارسی میں جشن، ہندی میں تیوہار اور اردو میں تہوار ایک ہی چیز کے مختلف نام ہیں۔ تہوار وہ دن ہے جو ہر ہفتے، ہر مہینے یا ہر سال منایا جائے۔

تہوار کی بعض خاص باتیں مندرجہ ذیل ہیں:

☆ اس دن خوشی یا سوگ منانا
☆ کسی ایک جگہ یا مختلف جگہوں پر لوگوں کا اکٹھا ہونا
☆ خاص کھانوں کا اہتمام کرنا
☆ خاص لباس کا اہتمام کرنا
☆ خاص عبادات ادا کرنا
☆ تہوار کی مناسبت سے تقریبات منعقد کرنا
☆ اس روز چھٹی کرنا

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے تہواروں کی دو قسمیں بیان کی ہیں:

(۱) زمانی: جو کسی خاص دن منائے جائیں۔

(۲) مکانی: جو کسی خاص جگہ پر منائے جائیں۔

تہوار، جشن یا عید کسی قوم کی پہچان ہوتے ہیں۔ ان کے مخصوص افعال و رسم

کسی قوم کو دوسری اقوام سے جدا اور ممتاز کرتے ہیں۔

جو چیز کسی قوم کی خاص علامت اور پہچان ہو، اسے اسلامی اصطلاح میں شعیرہ کہتے ہیں۔ جس کی جمع شعائر ہے۔ اسلام میں شعائر مقرر کرنے کا حق صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اسی لیے شعائر کو اللہ نے اپنے آپ سے منسوب کیا، جیسا کہ قرآن حکیم میں البقرہ: ۱۵۸ اور الحج: ۳۲ میں اس کا ذکر آیا ہے۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے: شعائرِ الٰہیہ کا احترام)

رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے متعلق فرمایا:

إِنَّ هٰذَا يَوْمُ عِيْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ .

''بے شک یہ عید کا دن ہے جسے اللہ نے مسلمانوں کے لیے مقرر کیا۔''

(ابنِ ماجہ: ۱۰۹۸ بروایت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو اہلِ مدینہ کے ہاں دو دن ایسے تھے جن میں وہ کھیل کود کرتے (تہوار مناتے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دو دن کیا ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم زمانۂ جاہلیت میں یہ دو دن منایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ .

''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ان دونوں کے بدلے میں تمہیں ان سے بہتر دو دن عطا کیے ہیں یعنی عید الاضحیٰ اور عید الفطر۔'' (ابوداود: ۱۱۳۴۔ نسائی: ۱۷۹/۹)

ان فرامینِ رسالت سے پتا چلتا ہے کہ:

* شریعت نے مسلمانوں کے لیے جو تہوار مخصوص کر دیئے صرف وہی منانا جائز ہے۔
* مسلمانوں کے تہوار دنیا کی تمام باطل قوموں کے تہواروں سے برتر اور بہتر ہیں۔
* مسلمانوں کے تہوار مقرر کرنے کا حق صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔
* مسلمان اپنی مرضی سے تہواروں کی تعداد کم یا زیادہ نہیں کر سکتا۔
* مسلمان مشروع تہواروں کا مرتبہ گھٹا یا بڑھا نہیں سکتا۔
* کافروں اور مشرکوں کے تہواروں میں حصہ لینا جائز نہیں۔

تہواروں کے اثرات انسانی طبیعت پر

کسی قوم کے تہوار پوری دنیا کی اقوام میں اس کے تعارف کا سبب ہوتے ہیں۔ تہوار ہی کے موقع پر پتا چلتا ہے کہ:

* اس مذہب سے تعلق رکھنے والے کتنے افراد ہیں؟
* وہ اپنے مذہب سے کیسی وابستگی رکھتے ہیں؟
* اس مذہب کا اس وقت پیشوا کون ہے؟

جذباتی وابستگی کا سبب:

تہوار عوام و خواص کے دلوں میں اپنے مذہب سے وابستگی کے جذبات کو گرمانے اور انہیں مزید پختہ کرنے کا سبب ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تہواروں کے موقع پر ہر قوم اپنی اپنی مذہبی اور ثقافتی سرگرمیوں کا دل کھول کر مظاہرہ کرتی ہے اور اس کے لیے کئی ماہ پہلے تیاریاں شروع کر دی جاتی ہیں۔

خاص لباس سلوانا، خاص کھانوں کی تیاری، مہمانوں کو مدعو کرنا، بچوں کو خوش کرنا، ملازموں کو اضافی تنخواہ دینا، مجرموں کی سزا کم کرنا، قیدیوں کو رہا کرنا، چھٹیاں دینا، یہ سب اسی لیے کیا جاتا ہے کہ عوام اس تہوار سے جڑے رہیں اور ہر سال اس کی آمد کے شائق اور منتظر رہیں۔ کٹر سے کٹر سیکولر ذہن کا آدمی ...... جس

کی مذہب سے ذرہ بھر بھی وابستگی دیکھنے میں نہ آئی ہو...... اپنے مذہبی تہوار کے روز اس کی سرگرمیوں میں پیش پیش اور پکا مذہبی نظر آنے لگتا ہے۔

کافروں کے تہواروں میں شرکت کرنے یا ان کی تقریبات دیکھنے والے کے لیے یہ خطرہ پوری طرح موجود ہے کہ وہ اس مذہب کی طرف مائل ہو جائے گا یا اس کی کسی بات میں دل چسپی کی وجہ سے کافروں کی طرح اس تہوار کا منتظر رہا کرے گا۔ مثلاً

* یہ خیال کہ کرسمس پر چھٹیاں ہوں گی۔
* جشنِ بہاراں کے نام پر لکی ایرانی سرکس، فلاں فلاں فلم یا صنعتی نمائش لگے گی تو ہم بھی دیکھنے جائیں گے، یا نمائش سے خریداری کریں گے۔
* اس تہوار پر ہماری مصنوعات کی خوب فروخت ہوگی۔ وغیرہ

کسی مذہب کے پرچار کا ذریعہ:

تہوار کسی مذہب کے پرچار کا موثر ذریعہ ہوتے ہیں۔ تہواروں میں ہر قوم اپنی روایات پر عمل کرتے ہوئے انہیں دھوم دھام اور شان و شوکت سے منانے کے لیے پورا زور لگاتی ہے تاکہ دوسری قومیں ان سے متاثر ہو کر ان کی قوم میں شامل ہو جائیں۔

دورِ قدیم میں ذرائع ابلاغ نہیں تھے لہٰذا کسی مذہب کی تشہیر کا سب سے بڑا ذریعہ تہوار ہی تھے۔ جو جگہ اس مذہب کا مرکز ہوتی یا جہاں اس کے معبد ہوتے،

وہاں لوگ دور دور سے اپنی تمام مذہبی علامات کے ساتھ سفر کر کے آتے اور آج بھی یہ انداز اسی طرح موجود ہے۔ چنانچہ حج کے لیے حجاج کرام کا سفید احرام، عید الاضحیٰ پر جگہ جگہ قربانی کے جانوروں کو ذبح کرنے کا اہتمام، عیدین کے روز بلند آواز سے تکبیر کہنا، جب کہ عیسائیوں کا کرسمس پر چرنیاں بنانا، سانتا کلاز کا روپ دھارنا، ہندوؤں کا دیوالی پر رنگ پھینکنا، دسہرے پر رام کا ڈرامہ رچانا، سکھوں کا نیلی پگڑیاں پہنے ننکانہ کی طرف رخ کرنا وغیرہ۔

دورِ حاضر میں ذرائع ابلاغ نے تشہیر و تعارف کا کام آسان کر دیا ہے۔ تہواروں کے اعلانات، ان کی تصویری جھلکیاں اور مووی کے ذریعے انہیں محفوظ کر کے سارا سال عوام کو دکھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

عددی مظاہرے کا سبب:

عددی مظاہرہ زمانۂ قدیم ہی سے پوری دنیا میں اہمیت کا حامل رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قبائل کی عددی قوت بڑھانے کے لیے مرد زیادہ سے زیادہ شادیاں کر کے زیادہ اولاد حاصل کرنے کی کوشش اور خواہش کیا کرتے تھے۔

تہواروں کے اجتماعات کسی مذہب کی عددی قوت کا اظہار ہوتے ہیں۔ اس لیے تہواروں پر زیادہ سے زیادہ افراد کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تہواروں پر ایک دوسرے کی مدد کرنا، اجتماع گاہ یا معبد تک پہنچنے کے وسائل مہیا کرنا ہر مذہب میں نیکی کا کام سمجھا جاتا ہے۔

دورِ حاضر میں سیاسی جلسہ ہو یا مذہبی اجتماع یا کسی ادارے کی کوئی تقریب،

اس میں زیادہ سے زیادہ لوگ کھینچ کر لائے جاتے ہیں۔عوام کو سفر کے اخراجات یا کھانے پینے کے اخراجات کی سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ .

"جس شخص نے جس قوم کی جماعت (کی تعداد) کو بڑھایا وہ انہی میں سے ہے۔" (نصب الرایہ، جلد چہارم ص:۳۴۶)

بے شک جو شخص جس قوم میں گھر بناتا ہے یا جن لوگوں کے میلے، اجتماع، ادارے یا کالونی میں شرکت کرتا ہے، وہ انہی کا ایک فرد سمجھا جاتا ہے اور انہی کی کثرتِ تعداد کا باعث بنتا ہے۔

اس جمہوری دور میں تو ایک ایک شخص کی شمولیت یا حمایت کی اہمیت ہر آدمی پر واضح ہو چکی ہے۔

نبی کریم ﷺ کی زبانِ مبارک سے اتنی بڑی وعید سننے کے بعد ایک مسلمان یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ کافروں کے تہواروں میں شرکت کر کے کافروں کی کثرتِ تعداد کا باعث بنے۔اگر وہ کافروں کے علاقے میں رہتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس روز اپنے گھر سے باہر نہ نکلے۔نیز عرس یا تہواروں کی تقریبات والے علاقے سے گزرنے سے اجتناب کرے تاکہ شیطان کی پیروی کرنے والوں میں اس کی ظاہری شمولیت بھی نہ ہو۔

صحابہ کا کافرانہ تہواروں سے اجتناب:

اللہ نے اپنے مومن بندوں کی تعریف میں فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا﴾.

(الفرقان: ۷۲)

''اور (رحمان کے بندے وہ ہیں) جو کسی باطل میں شریک نہیں ہوتے اور جب بیہودہ چیز پر ان کا گزر ہوتا ہے تو وہ شریفانہ طور سے گزر جاتے ہیں۔''

امام ابنِ کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اس آیت میں زوُر سے مراد غیر قوموں کے تہوار ہیں۔ یہ تفسیر محمد بن سیرین، مجاہد، ضحاک، عکرمہ، ابو العالیہ، طاؤس، ربیع بن انس وغیرہم رحمہم اللہ نے کی ہے۔

(تفسیر ابنِ کثیر)

صحابہ کرام جاہلیت میں کافرانہ اور مشرکانہ تہواروں میں حصہ لیا کرتے تھے۔ گویا یہ تہوار ان کی پیدائش کے زمانے سے ان کے ساتھ ساتھ رہے تھے لیکن جیسے ہی صحابہ نے اسلام قبول کیا، انہوں نے کافرانہ اور مشرکانہ تہواروں سے بھی مکمل قطع تعلق کر لیا۔ اور کبھی ان تہواروں کی نسبت سے کوئی ذرا سا کام بھی نہیں کیا۔ نہ کافروں اور مشرکوں کو ہدیہ دیا، نہ مبارک کہی، نہ اس تہوار پر ان کے اجتماع میں گئے۔ نہ کافروں کی طرح کوئی خاص لباس پہنا، نہ خاص کھانے کا اہتمام کیا۔

امام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جسے سیرتِ نبوی سے لگاؤ ہو وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ مسلمان عہدِ نبوی میں

کافروں کے تہواروں میں شریک نہیں ہوتے تھے اور نہ ہی اپنے معمولات میں تبدیلیاں لاتے تھے...... اگر مسلمانوں کو ان کے دین نے جسے انہوں نے نبی ﷺ سے پایا تھا، اس کام سے منع نہ کیا ہوتا تو کسی نہ کسی شکل میں کافروں کے تہواروں میں شرکت کی کوئی روایت ضرور پائی جاتی۔

(اقتضاء الصراط المستقیم:۱/۴۵۴۔ کافروں سے تعلقات، ص:۲۷۹)

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ مزید لکھتے ہیں:

اسلام کے ابتدائی دور میں مجوسی ، یہودی ، کافر اور مشرک مسلمانوں کے علاقوں میں رہتے تھے اور وہ اپنے تہوار بھی مناتے تھے۔ اور بہت سے مسلمانوں کے دلوں میں اس قسم کے کاموں کے متعلق پسندیدگی کا جذبہ (جاہلیت میں) موجود تھا، جنہیں غیر قومیں اپنے میلوں اور تہواروں میں کرتی ہیں لیکن ابتدائی زمانے کے مسلمانوں میں سے کسی کے متعلق یہ ثابت نہیں کہ ان میں سے کسی نے کافروں کے تہواروں میں ان کی مشابہت کی ہو۔

(اقتضاء الصراط المستقیم، کافروں سے تعلقات، ص:۲۷۹)

صحابہ کرام نے کافروں اور مشرکوں کے تہواروں سے بچنے اور ان میں کسی قسم کی شرکت سے اجتناب کی تاکید کی۔

- عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے دشمنوں کے تہواروں کے دن ان سے بچو یعنی ان میں شرکت نہ کرو۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی:۹/۲۳۴، اقتضاء الصراط المستقیم:۱/۴۵۷)

☆ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے: جو شخص عجمیوں (کافروں) کے علاقہ میں مکان تعمیر کرے۔ان کے نیروز اور مہرجان (یہ پارسیوں کے تہوار ہیں) میں شرکت کرے اور اس کا اہتمام کرے اور ان کے ساتھ مشابہت اختیار کرے اور موت آنے تک اسی پر قائم رہے تو قیامت کے دن انہی کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔(السنن الکبریٰ للبیہقی:۹/۳۳۴)

ویلنٹائن ڈے، بسنت، ہولی، دیوالی، سال گرہ، کرسمس، نیوائیر ڈے، ہفتہ اتوار کی چھٹی کرنے والے، غرض کافروں اور مشرکوں کے تہوار منانے والے مسلمانوں کو اس وعید پر غور کرنا چاہیے کہیں اس کافر دوستی میں وہ جہنم کی طرف تو نہیں جارہے۔

دوٹوک قرآنی فیصلہ:

دراصل اسلام اور کفر دو متضاد رویّے، دو مخالف نظریے اور باہم عداوت رکھنے والے دین ہیں۔ان میں مصالحت یا سمجھوتہ ممکن ہی نہیں۔

اہلِ مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا تھا کہ آیئے ہم باہم دشمنی کرنے کی بجائے اس بات پر مصالحت کر لیتے ہیں کہ ایک روز آپ ﷺ کے معبود کی ہم سب مل کر عبادت کر لیا کریں گے اور ایک روز سب مل کر ہمارے بتوں کی پوجا کر لیا کریں گے تو جواب میں اللہ تعالیٰ نے سورہ کافرون نازل فرمائی:

﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ . لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ. وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ. وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ. وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ. لَكُمْ دِيْنُكُمْ

وَلِیَ دِیْنِ ﴾

"کہہ دیجیے (اے رسول اللہ ﷺ) کہ اے کافرو! جن (بتوں) کو تم پوجتے ہو ان کو میں نہیں پوجتا اور جس (اللہ) کی عبادت میں کرتا ہوں، اس کی تم عبادت نہیں کرتے اور جن کی تم پوجا کرتے ان کی میں پوجا کرنے والا نہیں ہوں اور نہ تم اس کی بندگی کرنے والے ہو جس کی میں بندگی کرنے والا ہوں۔ تم اپنے دین پر میں اپنے دین پر۔"

اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کی زبانِ مبارک کے ذریعے یہ دو ٹوک اعلان تھا کہ حق کسی قسم کا سمجھوتہ باطل کے ساتھ نہیں کر سکتا۔ اسلام اور کفر دونوں کے راستے قطعی جدا جدا ہیں۔

کافر کا تہوار جو اس کے باطل مذہب کی پہچان ہے جو اس کے کفر کی امتیازی علامت ہے، بھلا! ربِّ واحد پر ایمان رکھنے والا اور حق کے ماسوا کی تردید اور مخالفت کرنے والا کیسے اس کے کسی کام میں دلچسپی لے سکتا ہے؟

کافرانہ تہواروں میں شرکت اور اس گناہ کی نوعیت

کفر:

✦ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ.

''جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انہی میں سے ہے۔''

(ابوداود، کتاب اللباس:۴۰۳۱۔ مسند احمد:۲/۵۰ بروایت عبداللہ بن عمر)

✦ ایک اور حدیث میں فرمان ہے:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا .

''وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے علاوہ دوسروں کی مشابہت اختیار کرے۔''

(سنن ترمذی، باب الاستیذان:۲۶۰۵۔ المعجم الاوسط للطبرانی بروایت عبداللہ بن عمرو۔
السلسلۃ الاحادیث الصحیحہ:۲۱۹۴)

✦ نیز فرمایا:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ عَمِلَ بِسُنَّةِ غَيْرِنَا.

''وہ ہم میں سے نہیں جو غیروں کے طریقے پر عمل کرے۔''

معلوم ہوا کہ کافروں کے کسی خاص تہوار یا خاص مذہبی علامت والے کام

میں ان کی مشابہت نہیں کی جائے گی۔ اگر کوئی جان بوجھ کر ایسا کرتا ہے تو اس کا نام رسول اللہ ﷺ کی ، خیر امتِ بہترین اُمت کے دفتر سے کاٹ دیا جائے گا اور اس قوم میں اس کا نام شامل ہو جائے گا جس کی یہ شخص مشابہت کر رہا ہے۔

امام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں اس حدیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ کافروں کے تہواروں کی مشابہت کرنا حرام ہے۔

علامہ ادریس ابن الترکمانی ان تمام اعمال کا ذکر کرنے کے بعد جن کا ارتکاب مسلمان نصاریٰ کے تہواروں پر کرتے ہیں، لکھتے ہیں:

بعض علماءِ احناف کا کہنا ہے کہ جس نے یہ سب کچھ کیا اور بغیر توبہ مر گیا تو وہ انہی کی طرح کافر مرے گا۔

بعض مالکیہ نے کہا: جس نے نیروز کے احترام میں تربوز کاٹا تو گویا اس نے سور ذبح کیا۔ (اللمع فی الحوادث: ۱/۲۹۴۔ کافروں سے تعلقات، ص: ۲۷۸)

علامہ زین الدین ابن النجیم الحنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مجوسیوں کے تہوار نیروز میں نکلنے اور اس دن جو کچھ وہ کرتے ہیں وہ کام کرنے سے (کافر ہو جائے گا)۔ (البحر الرائق فی شرح کنز الدقائق: ۵/۱۳۳۔ نیز دیکھئے فتح الباری: ۲/۴۴۲۔ مرعاۃ المفاتیح: ۵/۴۴)

ہندوؤں کے ہاں ماتھے پر تلک لگانے والے، راکھشی اور گانٹے باندھنے والے، آگ کے الاؤ پر پھیرے لگانے والے، کرسمس پر عیسائیوں کے ساتھ مل کر کیک کاٹنے والے، افتتاح کرتے وقت فیتہ کاٹنے والے، ہفتہ اور اتوار یہودی

اور عیسائیوں کی عبادت والے دن عوام کو چھٹی دینے والے، سال گرہ کا کیک کاٹ کر "ہیپی برتھ ڈے ٹو یو" کہنے والے، کسی کی قبر پر جا کر عیسائیوں کی طرح چند منٹ خاموشی اختیار کرنے والے، شادی پر مایوں اور مہندی کرنے والے، کرسمس کی ہفتہ بھر چھٹیاں دینے والے، ہندوؤں کے مندروں اور عیسائیوں کے گرجا گھروں میں جا کر ان کے بشپ، پادری اور برہمنوں کو جھک کر آداب کہنے والے، ذرا اپنے فعل پر غور کریں کہ ایسا کر کے کہیں وہ کفریہ کام تو نہیں کر رہے؟

ارتداد کا حکم:

کافروں کے تہواروں کی رسومات اور اعمال میں شرکت اور وہی کچھ کرنا جو کافر اس روز کرتے ہیں، یہ قطعی طور پر ناجائز اور حرام ہے، مثلاً ہولی کھیلنا، ہندو اور سکھوں کی طرح بسنت پر پتنگیں اڑانا وغیرہ۔

"اگر اس نے برضا و رغبت شرکت کی تو ایسے مسلمان پر ارتداد اور اسلام سے خارج ہونے کا حکم لگے گا۔" (کافروں سے تعلقات، ص:۲۷٦)

فسق کا فتویٰ:

اگر کافروں کے تہوار کسی شرکیہ یا کفریہ عقیدے سے متعلق ہوں اور ان میں پسندیدگی اور ان کے احترام کی وجہ سے حاضر ہو تو یہ کفر ہے۔

ہمارے ہاں بعض مسلمان کافرانہ تہواروں کے احترام کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنی خود ساختہ رواداری جتانے کے لیے اور کافروں سے دوستی اور یک جہتی کا اظہار کرنے کے لیے یا کوئی سیاسی، معاشرتی، معاشی مفاد حاصل کرنے کے لیے

کافروں کے تہواروں میں شرکت کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ جب دل سے شرکت نہیں کرتے اور ان کے تہوار کو برا سمجھتے ہیں تو پھر گناہ نہیں ہوگا لیکن یہ ان کی کم علمی اور خوش فہمی ہے اس صورت میں بھی ان کا ایسا کرنا فسق ہے جیسے کہ علماء کا یہ فتویٰ ہے:

''اگر احترام اور پسندیدگی نہیں، پھر بھی شرکیہ تہواروں میں شرکت کی تو یہ فسق ہے۔'' (التشبہ المنہی عنہ، بحوالہ کافروں سے تعلقات، ص:۲۷۸)

کافروں کے تہواروں میں شرکت کی حرمت پر علماء کا اتفاق ہے۔ (بحوالہ سابق)

حرام اور ناجائز:

''اس دن خوشی کے اظہار کی کسی بھی صورت کو ظاہر کرنا جائز نہیں کیوں کہ یہ فعل بھی کافروں کی تعداد بڑھانے اور ان کی خوشی میں شامل ہونے کا ہی آئینہ دار ہوگا چنانچہ علماء لکھتے ہیں:

جو اس دن ان کی رسومات میں تو شرکت نہ کرے لیکن اسے غیر معمولی اہمیت دے، جیسے اچھے کپڑے پہننا، اچھے کھانے کھانا، گھر کی صفائی کا اہتمام کرنا، اس دن چھٹی قرار دینا، اس کا یہ سب کام کرنا ناجائز اور حرام ہے۔''

(کافروں سے تعلقات، ص:۲۷۶)

''اگر عادتاً بچوں کو خوش کیا، کپڑے پہنائے، کھانا کھلایا اور اس روز کی تعظیم نہیں کی تو خطرہ ہے کہ یہ اسلام کے منافی امور میں شامل ہوگا۔''

(کافروں سے تعلقات، ص:۲۷۶)

ان کے اجتماعات میں شرکت غضب کا باعث:

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

عجمیوں (کافروں) کی گفتگو نہ سیکھو اور مشرکوں کے تہواروں کے دن ان کی عبادت گاہوں میں داخل نہ ہونا کیوں کہ اس روز ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے۔ (مصنف عبدالرزاق۔ سنن الکبریٰ للبیہقی: ۹/ ۲۳۹، ۱/ ۴۱۱)

عبادت گہ میں وہ جگہ بھی شامل ہے جہاں کافر اور مشرک اکٹھے ہو کر اپنے تہوار کے مراسم بجا لائیں، جیسے بسنت منانے، نیو ائیر ڈے، ایسٹر یا کرسمس منانے یا ان کے حوالے سے کوئی تقریب منعقد کرنے کے لیے طے کی گئی جگہ پر شمولیت کرنا۔ جس طرح ہم عید کی نماز کے لیے کسی میدان میں اکٹھے ہوتے ہیں تو وہ میدان وقتی طور پر ہماری عبادت گاہ بن جاتا ہے۔ اسی طرح وہ جگہ ان کی عبادت گاہ کا مظہر بن جاتی ہے۔

دراصل کافر اور مشرک قومیں اپنے اجتماعات میں شیطان کو خوش کرتی اور اپنی گمراہی کا جشن منا کر اپنے لیے جہنم کا ٹھکانا مزید پکا کرتی ہیں۔ اسی لیے اس روز ان پر عام دنوں کی نسبت اللہ کا غضب اور لعنت زیادہ ہوتی ہے۔ کیوں کہ باطل قومیں اپنے تہواروں پر سرِ عام بے ہودگی کا مظاہرہ کرتی ہیں، مثلاً شراب پینا، ہلڑ مچانا، دعوتی کارڈ پر حیا باختہ جملے لکھنا، گانا بجانا، عورتوں اور مردوں کا گھُل مِل جانا، رقص کرنا۔

اگر کوئی مسلمان کافروں کے تہوار منانے کی جگہ پر ہو یا ان کے تہوار کے مراسم اور آداب بجالا رہا ہو اور اس کو اسی حالت میں موت آجائے تو یہ بات خود اس کے اپنے لیے کس قدر اذیت ناک ہوگی، اس کا انجام کافروں کے ساتھ کافروں کی حالت میں ہو۔ جب کہ لواحقین کے لیے بھی یہ بات انتہائی تکلیف دہ ہوگی کہ ان کا محبوب رشتہ دار کافرانہ سرگرمیوں میں شمولیت کی حالت میں اس دنیا سے گیا لہٰذا کبھی بھول کر بھی ان تہواروں کا حصہ نہیں بننا چاہیے۔

کافروں کے تہواروں پر ان کی مشابہت

کافروں کے تہواروں پر کسی کام میں بھی ان کی مشابہت نہیں کی جائے گی نہ ارادۃً نہ ہی عادۃً۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مسلمانوں کے لیے کافروں کے تہوار کا دن عام دن کی طرح ہونا چاہیے۔

- اس روز کھانے میں ان کی مشابہت نہیں کریں گے۔
- لباس میں ان کی مشابہت نہیں کریں گے۔
- چراغاں کرنے میں مشابہت نہیں کریں گے۔
- کاروبار یا دینوی کام ترک کرنے میں مشابہت نہیں کریں گے۔
- تحائف نہیں لیں دیں گے۔
- کافروں کو ایسی چیز نہیں بیچیں گے جس سے ان کے تہوار میں مدد ہو سکے۔
- بچوں کو ایسا کھیل نہیں کھیلنے دیا جائے گا جو کافروں کے تہواروں پر اس روز کھیلا جاتا ہے۔
- زیب وزینت کا اظہار نہیں کیا جائے گا۔

(مجموع الفتاویٰ: ۵/ ۲۲۹۔ کافروں سے تعلقات، ص: ۲۷۷)

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اے مسلمان! اللہ نے تیرے اوپر واجب کیا ہے کہ تو رات اور دن میں سترہ بار یہ اللہ سے دعا کرے کہ تجھے صراطِ مستقیم پر گامزن رکھے جو اس کے انعام یافتہ لوگوں کا راستہ ہے اور جن پر اس کا غضب نازل ہوا ہے اور جو لوگ گمراہ ہوئے ایسے لوگوں کے راستے سے بچائے۔ تیرے دل کو یہ کیسے اچھا لگتا ہے کہ جن کی یہ صفت ہو اور وہ جہنم کا ایندھن ہوں تو ان کی مشابہت کرے۔ اگر تجھے کہا جائے کہ کسی بڑھئی اور ہیجڑے کی مشابہت کرے تو تو اس کام سے بدکے گا جب کہ نصاریٰ کی عید کے موقع پر صلیب کی پوجا کرنے والوں کی مشابہت کر رہا ہے، بچوں کو نئے کپڑے پہنا رہا ہے، انہیں خوشیوں میں شریک کر رہا ہے، ان کے لیے انڈے رنگ رہا ہے، خوش بو خرید رہا ہے تو اپنے دشمن کی عید پر ایسی خوشیاں کر رہا ہے جیسے اپنے نبی ﷺ کی مقرر کردہ عید پر خوشیاں کرتا ہے۔ ذرا سوچ تیرا یہ عمل تجھے کہاں لے جائے گا اگر اللہ نے معاف نہ کیا تو اللہ کے غضب اور ناراضگی کی طرف۔

(تشبیہ الخسیس باہل الخمیس، بحوالہ کافروں سے تعلقات، ص: ۲۷۷)

کافرانہ تہواروں میں شرکت سے بچنے کی صورتیں:

جب یہ علم ہو گیا کہ کافروں کے تہواروں میں شرکت کرنا ارتداد، کفر، حرام اور بعض حالتوں میں فسق، ان کے مذہبی مقامات اور مذہبی اجتماعات میں شرکت اللہ کے غضب کا باعث ہے تو پھر اس کام سے ہر طرح بچ کر رہنا ہوگا۔ آیئے بچنے کی مختلف صورتوں پر غور کریں۔

تحفہ دینا:

تحفہ دینا باہمی محبت بڑھانے کا ذریعہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تهادوا تحابوا. (تحفے لو اور دو اور آپس میں محبت بڑھاؤ)

(الادب المفرد، للبخاری: ۵۹۴۔ بیہقی: ۶/ ۱۶۹)

یہ حکم اہلِ ایمان کے لیے ہے۔ دنیا کی تمام مسلمان برادری ایک دوسرے کی جان پہچان ہو یا نہ ہو، ایک دوسرے کو عید پر اور عید کے علاوہ بھی جب چاہے ایک دوسرے کو تحائف دے سکتی ہے۔ کیوں کہ محبت بڑھانے کے عوامل کو استعمال کرنا مسلمان بہن بھائیوں کے درمیان ہی جائز ہے۔ کافروں کے ساتھ مسلمان کی محبت ہو ہی نہیں سکتی کیوں کہ وہ مغضوب، گمراہ، ملعون اور جہنمی لوگ ہیں۔

البتہ ان کی دل جوئی کے لیے یا اس اُمید پر کہ شاید وہ حسنِ سلوک دیکھ کر مسلمان ہو جائیں، انہیں ان کے تہوار کے علاوہ دنوں میں کوئی چیز دی جا سکتی ہے۔

الشیخ ابن عثیمین فرماتے ہیں:

مسلمان کسی کافر، مشرک، عیسائی، یہودی وغیرہ کو ان کے کسی تہوار کی مناسبت سے تحفہ دے اور اس کے ذہن میں اس دن کی تعظیم بھی ہو تو یہ تحفہ دینا کفر ہے۔ کیوں کہ یہ ان کے کفر و شرک پر رضامندی کی دلیل ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ لَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ﴾. (الزمر: ۷)

''وہ اپنے بندوں کے لیے کفر کو پسند نہیں کرتا۔''

(مجموع الفتاویٰ الشیخ ابنِ عثیمین بحوالہ کافروں سے تعلقات، ص:۲۸۳)

وہ ہدیے جن کے دینے سے کافروں کی مشابہت پائی جائے ان کا دینا بھی جائز نہیں۔ مثلاً کرسمس پر موم بتی، ذلیل جمعرات (خمیس جمعرات) کے موقع پر انڈا، دودھ، بکری وغیرہ کا ہدیہ۔ (الاقتضاء الصراط المستقیم ۲/۵۲۱۔ کافروں سے تعلقات)

اس میں مزید اضافہ کیجیے مثلاً ہولی، دیوالی پر ہندو کو ان کے پسندیدہ تحفے بھیجنا، بسنت پر پیلے رنگوں کے کپڑے، پتنگیں، ڈوریں، ڈیک وغیرہ بجانے کے لیے دینا۔ ویلنٹائن ڈے پر پھولوں کا تحفہ بھیجنا وغیرہ

کافر سے تحفہ قبول کرنا:

کافروں کے تہوار کی مناسبت سے کافر اگر مسلمان کو تحفہ دے، کھانا دے یا کچھ اور بھیجے تو وہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ کیوں کہ کافر اپنے تہوار کی خوشی اور تعظیم کے لیے یہ ہدیہ بھیجتے ہیں۔ مسلمان اس کی خوشی اور تعظیم میں تحفہ قبول کر کے شامل نہیں ہوگا۔

تہوار کی خوشی میں خریداری کرنا:

علامہ ابن النجیم حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جس نے کافروں کے تہوار نیروز وغیرہ کے دن کوئی ایسی چیز خریدی جسے پہلے نہیں خریدا کرتا تھا، اگر اس کا ارادہ اس دن کے احترام میں وہ چیز خریدنا ہے تو وہ کافر ہو گیا۔

اگر اتفاقاً ایسا ہوگیا اور یہ علم نہیں تھا کہ آج نیروز ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (البحر الرائق فی شرح کنز الدقائق: ۵/۱۳۳۔ شرح فقہ الاکبر از ملا علی قاری + فتاویٰ بزازیہ: ۳/۳۳۳۔ کافروں سے تعلقات، ص: ۲۷۸)

ویلنٹائن ڈے پر پھول خریدنا، اس مناسبت سے کارڈ خریدنا، کیک اور مٹھائی وغیرہ یا بچوں کے لیے مٹھائیاں، چاکلیٹیں خریدنا، شب برات، ہولی اور نیو ائیر ڈے پر پٹاخے، پھل جھڑیاں، موم بتیاں یا کوئی اور چیز خریدنا، کرسمس پر کرسمس کارڈ، موم بتی، کرسمس ٹری، رنگ دار انڈے، کرسمس مبارک والے کیک، غبارے، کھلونے، وغیرہ یا کوئی اور چیز خریدنا، بچوں کے لیے وہ اخبار یا رسالہ جس میں متعلقہ تہوار کی تصویری جھلکیاں، اس پر مبارک باد یا اس کی تعریف میں مضمون اور تبصرے دیئے ہوں۔ خاص طور پر نہیں خریدا جائے گا البتہ اگر وہ اخبار یا رسالہ پہلے بھی خریدتے ہیں یا جاری کر رکھا ہے تو یہ اور بات ہے۔

کھانے میں مشابہت:

کافروں کے کسی بھی تہوار پر کوئی خاص کھانا نہیں پکایا جائے گا۔ اور جو کھانا اس تہوار کی پہچان ہو اگر وہ پکایا تو یہ حرام ہوگا۔

بچوں کے لیے اس روز ٹافیاں، چاکلیٹ بسکٹ وغیرہ خریدنا، کسی ہوٹل میں دعوت کا انتظام کرنا، فاسٹ فوڈ یا ہوٹل سے پکا پکایا کھانا منگوانا یا گھر میں کسی خاص کھانے کا اہتمام کرنا یہ سب نہیں کیا جائے گا صرف معمول کا کھانا پکایا کھایا جائے گا۔

اگر یہ تہوار اس شہر اور معاشرے میں خوب متعارف ہے تو تہوار کے روز کسی گھریلو یا سرکاری تقریب کا اہتمام نہیں کیا جائے گا تاکہ کافروں کی مشابہت سے پورے طور پر بچا جا سکے۔

کرسمس مبارک، ایسٹر مبارک، ویلنٹائن ڈے مبارک، بسنت مبارک، جشنِ بہاراں، یوم آزادی مبارک، گولڈن جوبلی، کسی مرنے والے کی برسی یا یومِ پیدائش کی مناسبت سے لکھے گئے جملوں والی کھانے کی چیزیں نہ خریدی جائیں گی نہ کھائی جائیں گی۔

لباس میں مشابہت:

تہوار کی مناسبت سے جو لباس بنایا جائے اس کا اس روز بنانا اور پہننا حرام ہے۔ مثلاً نیو ائیر ڈے کے لیے خاص لباس سلوانا یا پہننا، بسنت پر پیلے رنگوں کے لباس کا اہتمام کرنا، یوم آزادی پر سبز رنگ کے لباس کو اہمیت دینا، سروں پر اس تہوار کی مناسبت سے ٹوپیاں یا پٹیاں باندھنا بھی جائز نہیں۔ جیسے کسی کے سوگ میں کالی پٹی باندھنا، گولڈن جوبلی، سلور جوبلی، یوم آزادی، یوم تکبیر، کرسمس ڈے، ویلنٹائن ڈے، جشنِ بہاراں، اولیمپک گیمز کے لکھے ہوئے الفاظ والا لباس، میراتھن ریس کے حوالے سے تیار کردہ لباس، صلیب والا لباس، چھ کونوں کے ستارے والا لباس (یہ بنی اسرائیل کا نشان ہے) ترشول (ہندو کا نشان) والا لباس پہننا حرام ہے۔ بچوں کو نہلا دھلا کر اچھے کپڑے پہنانا، عورتوں کا خاص بناؤ سنگھار کرنا بھی جائز نہیں۔

سجاوٹ و آرائش:

کافروں کے تہوار پر کسی بھی قسم کی سجاوٹ اور آرائش نہیں کی جائے۔

- دکانوں، گلیوں، بازاروں میں چراغاں کرنا
- جھنڈیاں اور رنگ برنگ کاغذ وغیرہ لگانا
- پھول ٹانکنا، ہار پہنانا یا پہننا
- گھروں کے پردے بدلنا یا اس کے سامان کی ترتیب بدلنا
- گھر کے باغیچوں کو سجانا بنانا
- صفائی کا خاص اہتمام کرنا
- سواریوں کو چمکانا، لشکانا

چھٹی کرنا یا کاروبار بند کرنا:

اللہ تعالیٰ نے نمازِ جمعہ کے متعلق اہلِ ایمان کو حکم دیا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾

''مومنو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کی یاد (نماز) کے لیے جلدی کرو اور خرید و فروخت ترک کر دو۔ اگر تم سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔'' (الجمعہ: ۹)

رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کو مسلمانوں کے لیے یوم عید قرار دیا۔

جمعہ کے وقت کاروبار بند کرنا، نمازِ جمعہ کے وقت کی تعظیم و احترام کی علامت

ہے۔ کافروں کی تعظیم کے دنوں میں مسلمان چھٹی نہیں کرے گا، جیسے اتوار عیسائیوں کی عبادت کا دن ہے اور ہفتہ یہودیوں کی عبادت کا دن، لہٰذا ان میں مسلمان چھٹی نہیں کرے گا۔

نیز کرسمس کی چھٹیاں، ایسٹر کی چھٹی، دیوالی، ہولی کی چھٹی، بسنت، ویلنٹائن ڈے، نیو ائیر ڈے، مزدوروں کے عالمی دن، یا خواتین بچوں، خصوصی لوگوں کے عالمی دن، مدر ڈے، فادر ڈے وغیرہ، گولڈن یا سلور جوبلی یا صدی تقریبات کی چھٹی، جشنِ بہاراں کی چھٹی یا کسی کی برسی، سال گرہ یا عرس منانا چاہے وہ مسلمان کی ہو یا کافر کی مثلاً قائد اعظم ڈے، اقبال ڈے، بے نظیر ڈے، میلاد النبی اور مزاروں پر ... اسال جاری رہنے والے عرس پر چھٹی کرنا، مختلف گیمز کے انعقاد پر شہریوں کو چھٹی ... یہ سب ناجائز ہے۔ اسلام میں چھٹی صرف عیدین پر ہے۔ یا جمعہ ... اگر چھٹی ... یں ورنہ صرف اذان سے لے کر نمازِ جمعہ کے اختتام تک کارو... کیا جائے گا۔

یاد رہے ... ان سے پہلے اور نماز کے بعد کاروبار بند کرنے کا کوئی حکم نہیں ہے۔ یہی حکم ... عیدین ... لیے ہے۔ عام سرکاری چھٹی تو ہوگی لیکن انفرادی کا... ... چھٹی نہ کی جائے تو کوئی ... ج نہیں۔

کافروں کے تہوار پر کھیل کود

... فروں کے تہوار کی مناسبت سے کھیلے جانے والے کھیل نہیں کھیلے جائیں گے ... ورنہ ... اس سے متعلقہ تفریحات میں حصہ لیا جائے گا مثلاً:

بسنت، ہولی، دیوالی، کرسمس، یا کسی مرنے والے کی برسی یا برتھ ڈے کے حوالے سے لگائے گئے میلے، سرکس میں جانا یا مختلف تاریخی مقامات کی سیر کرنا، پارکوں میں تفریح کے لیے جانا، ہولی پر رنگ دار پانی ایک دوسرے پر پھینکنا، کرسمس پر رنگے ہوئے انڈوں سے کھیلنا، کرسمس پر گرجا گھروں اور عیسائیوں کی بنائی ہوئی چرنیاں دیکھنے جانا، صدی تقریبات، سلور جوبلی یا گولڈن جوبلی تقریبات میں حصہ لینا، اس تہوار کی مناسبت سے میچ کھیلنا، یکم اپریل کو فول بنانے کا کھیل کھیلنا، نوروز (جشنِ بہاراں) کی تقریبات سے متعلق کھیلوں کا انعقاد کرنا، اولیمپک گیمز، میراتھن ریس کا انعقاد کرنا، پٹاخے، پھل جھڑیاں چھڑانے کا کھیل کھیلنا۔ اس تہوار کی مناسبت سے دکھائی جانے والی دستاویزی یا فیچر فلمیں دیکھنا، وغیرہ۔

تہوار سے متعلقہ تقریبات دیکھنا:

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ تہوار منانا جائز نہیں لیکن تہوار پر سجائی گئی دکانیں، پارک یا سیر و تفریح کی جگہیں یا فلمی و ثقافتی سرگرمیاں یا تقریریں اور مباحثے، مشاعرے یا اس تہوار سے متعلقہ میلے دیکھنا حرام نہیں ہے۔

حالانکہ یہ خیال درست نہیں تہوار کی تقریبات سے متعلقہ کسی کام کو بھی بالارادہ دیکھنا جائز نہیں۔

اس میں مندرجہ ذیل دینی نقصان ہیں:

- وقت ضائع ہوگا۔

✧ دل چسپی بڑھے گی اور کافر کے دین کی طرف مائل ہونے کا خطرہ بڑھ جائے گا۔

✧ کافروں کی تعداد میں اضافہ کرنے کا باعث بنے گا۔ کیوں کہ جب دیکھنے کے لیے نکلیں گے تو لامحالہ کافروں کے مجمع میں ہی اضافہ کا باعث بنیں گے۔

کافروں کے تہوار پر مبارک باد دینا:

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

کافروں کے شعائر (تقریبات) پر انہیں مبارک باد دینا بالاتفاق علماء حرام ہے۔ جیسے ان کی عید اور روزوں کی آمد پر مبارک باد دینا۔ یا یہ کہنا کہ یہ عید تمہارے لیے خوش آئند ہو، ایسے کلمات کہنے والا کافر تو نہیں ہوتا لیکن حرام کا مرتکب ضرور ہوتا ہے۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے انہیں صلیب کو سجدہ کرنے پر مبارک باد دی جائے بلکہ یہ کسی کو شراب پینے، قتل کرنے اور زنا کرنے پر مبارک دینے سے بھی زیادہ برا کام ہے۔ بہت سے لوگ جنہیں دین کی قدر معلوم نہیں وہ اس کام میں ملوث ہو جاتے ہیں اور وہ یہ نہیں جانتے کہ کتنے بڑے گناہ کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ جو شخص کسی گناہ، بدعت یا کفریہ کام پر مبارک باد دیتا ہے۔ وہ اللہ کے غضب کو دعوت دے رہا ہوتا ہے۔

(احکام اہل الذمہ: ۱/۲۰۴، ۲۰۵۔ کافروں سے تعلقات، ص: ۲۸۳)

علمائے احناف کے نزدیک کافروں کو مبارک باد دینا کفر ہے۔

(دیکھیے البحر الرائق ۵/۲۳۳ وفقہ الاکبر۔ بحوالہ کافروں سے تعلقات، ص: ۲۸۳)

مبارک باد دینے سے مراد ہے کہ تمھیں جو چیز یا خوشی ملی ہے اللہ اس کا فائدہ پائیدار بنادے اور اسے سکون وراحت کا باعث بنائے۔ ایک مسلمان کسی بھی کافر کو یہ دعا نہیں دے سکتا۔

رسول اللہ ﷺ نے تو کافروں کو السّلام علیکم کہنے سے بھی روک دیا ہے جس میں سلامتی، رحمت اور برکت کی دعا دی جاتی ہے۔ جس طرح سلام کے ساتھ دعا دینا جائز نہیں، اسی طرح مبارک کے الفاظ کے ساتھ بھی دعا دینا جائز نہیں بلکہ کافروں کو کوئی بھی دعا نہیں دے سکتا سوائے ہدایت کی دعا کے۔ ان کے لیے یہ دعا کرنا چاہیے کہ اللہ انہیں اسلام کی نعمت عطا کرے۔

کفار اللہ کے دشمن ہیں۔ انہیں مبارک کہنے کا مطلب ہے کہ تمھیں استحکام اور دوام نصیب ہو جب کہ ایسا کہنا دینی حمیت وغیرت کے منافی ہے۔

رحمت، برکت، سلامتی، نیک تمنّائیں، یہ سب دعائیں ایک مومن کی مومن بھائی کے لیے ہیں۔ کافر مسلمان کا بھائی ہی نہیں چاہے وہ خونی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے ''مبارک باد کے آداب'')

اللہ نے کفار کو جو ظاہری اسباب دیئے ہیں وہ صرف اس دنیا کے ہیں آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں جب کہ برکت کی دعا کا مطلب ہے کہ یہ موقع یا چیز آخرت میں بھی نفع مند ثابت ہو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ.

''ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔''

کافروں کو دنیا کی کوئی بھی خوشی ملے اس پر انہیں نہ مبارک دی جائے گی اور نہ کسی اور انداز سے خوشی کا اظہار کیا جائے گا۔ نہ ہی یہ کہا جائے گا کہ ''تمہارے اس مسّرت کے موقع پر'' یا ''تمہارے اس مبارک دن پر''...... نہ ہی ان کی تقریبات کے دنوں کو ''مقدس دن'' یا ''ہولی ڈے'' کہا جائے گا۔

مسلمان حکومت کا رویہ:

مسلمان حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ کافر اقلیتوں پر ان پابندیوں کا نفاذ کرے جو پابندیاں عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں شام کے عیسائیوں اور دوسرے کافروں پر عائد کی تھیں۔ کافروں کے تہواروں کی مناسبت سے اس کی مندرجہ ذیل دفعات ہیں:

- صلیب بلند نہیں کریں گے۔
- اپنے تہوار کو اپنے گھروں اور اپنی آبادی تک محدود رکھیں۔
- مسلمانوں کے گلیوں، بازاروں اور محلّوں میں اپنی تقریبات نہیں منائیں گے، نہ ہی وہاں اشتہارات، اعلانات، مبارک یا کسی اور قسم کے بینر لگائیں۔
- اگر وہ گولے داغتے، ڈیک بجاتے، ناقوس اور گھنٹیاں بجاتے، بھجن گاتے یا اپنی کتاب پڑھتے ہیں تو آواز دھیمی رکھیں گے تاکہ وہ مسلمانوں تک نہ پہنچے۔
- اگر وہ سجاوٹ کرتے ہیں یا غبارے اور آتش بازی چھوڑتے ہیں تو بھی اس انداز سے کہ مسلمان آبادیوں کو یہ سب نظر نہ آئے۔

✦ اگر وہ سور کا گوشت کھاتے یا پیتے ہیں تو بھی صرف اپنے گھروں میں کھائیں پئیں گے۔ مسلمان آبادیوں میں شراب پی کر نہیں آئیں گے۔

✦ اپنے جنازوں کے ساتھ آگ، صلیب یا دیگر اپنی مذہبی علامات والی چیزیں لے کر مسلمانوں کی آبادیوں میں سے نہیں گزریں گے۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے فقہِ عمر عنوان: ذمہ)

کافروں کے تہواروں پر ترکِ تعاون:

کسی کافر اور مشرک کا بیماری، افلاس یا کسی اور مجبوری کے وقت انسانی ہمدردی کے تحت تعاون کیا جا سکتا ہے اور ایک مسلمان کو ایسا کرنا بھی چاہیے لیکن ان کے تہواروں یا خاص مذہبی کاموں میں ان کو تعاون دینے کے لیے ایک تنکا بھی مہیا نہیں کیا جائے گا۔ ربِّ کریم کا فرمان ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾

"نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔" (المائدہ: ۲)

کافر اور مشرک لوگ اللہ کے سخت دشمن ہیں، یہ اللہ کے ہاں سے غضب یافتہ، لعنت پانے والے، کمینے، گمراہ، فاسق اور ابدی جہنمی ہیں۔

ایسے لوگوں کا ان کے غضب یافتہ اور گمراہ کن کاموں میں مدد کرنا کسی مسلمان کے لیے ہرگز جائز نہیں ہے۔

امام عبدالرحمٰن بن قاسم مصری جو امام مالک بن انس رحمہ اللہ کے تلمیذ ہیں وہ فرماتے ہیں:

نصاریٰ کے تہوار کے مفاد میں جو چیز بھی ہو اس کا بیچنا کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں، نہ گوشت نہ سالن، نہ کپڑا، نہ جانور انہیں عاریت پر دیا جائے گا اور نہ کسی اور چیز سے تہوار کے موقع پر ان کی مدد کی جائے گی۔ کیوں کہ اس طرح ان کے کفر کی تعظیم اور ان کے اعمالِ کفریہ پر ان کی مدد ہے۔ حکام کو چاہیے کہ اس سے مسلمانوں کو روکیں اور امام مالک کا بھی ایسا ہی قول ہے اور میں نہیں جانتا کہ اس موقف میں کسی عالم کا کوئی اختلاف ہو۔ (کافروں سے تعلقات، ص:۲۸۲)

ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اگر اہل شرک و کفر کے کسی تہوار کی مناسبت سے میلہ لگا ہو تو اس میں مسلمان اپنی دکان نہیں لگا سکتا کیوں کہ یہ ان سے تعاون کی ایک شکل ہے۔

(اقتضاء الصراط المستقیم:۱/ ۵۱۹، ۵۱۸۔ کافروں سے تعلقات، ص:۲۸۱)

علامہ ادریس ابن الترکمانی فرماتے ہیں:

ان کے ساتھ تہوار کے موقع پر بیٹھنے والا، انہیں ذبیحہ پیش کرنے والا، کھانا پکانے میں مدد کرنے والا اور انہیں سواری کا جانور دینے والا گنہ گار ہوگا۔

(اللمع فی الحوادث، بحوالہ کافروں سے تعلقات، ص:۲۸۴)

مسلمان کافروں کے تہواروں پر ان کے گرجا، مندر اور معبد یا ان کے گھروں، بازاروں یا ان کی دکانوں اور تقریبات کی آرائش معاوضہ لے کر بھی نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کو اس مقصد کے لیے اپنی دکان کا سامان بیچے گا۔

نہ ہی ان کی تقریبات کے لیے ٹینٹ اور کرسیاں وغیرہ مہیا کرے گا۔

البتہ تہوار کے علاوہ عام دنوں میں اگر وہ ادھار یا قرض یا تعاون کے طور پر کچھ مانگیں تو ان سے حسنِ سلوک کیا جائے گا۔

کافروں کے پیشواؤں کے نام پیغام بھیجنا:

کافروں کے تہواروں پر ان کا خاص دن سمجھتے ہوئے ان کے لیڈروں، حاکموں، عالموں اور مذہبی پیشواؤں کو مسلمان علماء، حکّام، پیشوا یا عام آدمی ان کو خیر سگالی کا پیغام نہیں بھیجیں گے، نہ ہی ان کے کسی پیشوا کی تعریف میں کوئی لفظ کہیں گے۔ جیسا کہ دورِ حاضر کے سیاسی لیڈروں اور حاکموں نے طریقہ بنا لیا ہے۔

کافروں کے تہوار پر یا کسی اور وقت اگر کوئی مسلمان کسی کافر اور مشرک کو دعوتِ دین دیتا ہے اور ان کے عقیدے اور مذہب کے نقائص گنواتا ہے، چاہے آمنے سامنے گفتگو کے ذریعے، چاہے خط اور فون کے ذریعے یا کسی مضمون کے ذریعے تو یہ درست عمل ہے۔ بلکہ باعثِ اجر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے کہ کافر[illegible] کو دعوتِ دین بذریعہ خط یا بذریعہ گفتگو پہنچائی جائے۔

کافروں کے تاریخی اور سماجی تہوار

اکثر مسلمانوں کا یہ کہنا ہے کہ کافروں کے مذہبی تہواروں کے علاوہ ان کی تاریخی اور سماجی تقریبات میں شرکت کرنے میں کوئی حرج نہیں کیوں کہ یہ اجتماعات وتقریبات ان کا مذہبی شعار نہیں ہیں۔

ماہرین تحقیق وتاریخ کی طرف رجوع کیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ کافروں کے ہر سماجی اور تاریخی جشن کے پیچھے بھی کوئی نہ کوئی مذہبی تصور اور عقیدہ کارفرما ہے۔ جس کا ذکر آئندہ سطور میں آ رہا ہے۔

جوبلی:

انسائیکلوپیڈیا آف انکارٹا کے مطابق یہودیوں کے ہاں ہر انچاس سال بعد منایا جانے والا سبتی سال۔ یہودی سات سالوں کے بعد کے سال کو سبتی سال کہتے ہیں۔

جوبلی والے سال ہفتہ کے دن کی طرح ہل نہیں چلاتے، قرضے معاف کرتے یا ان میں تخفیف کرتے ہیں۔ بھوکے، مفلس یہودیوں کو غلامی سے آزاد کرایا جاتا ہے۔

جوبلی کی اصل ''یوبل'' (مینڈھے کا سینگ) ہے کیوں کہ اس سال کا آغاز

اخبارات، رسائل، ٹی وی، ریڈیو وغیرہ:

- خصوصی ضمیمے اس تہوار کی مناسبت سے شائع نہیں کریں گے۔
- کافروں کی تصویری جھلکیاں اور اس تہوار سے متعلق خبریں نہیں دیں گے۔
- ان کے نام پیغامات یا مبارک باد شائع نہیں کریں گے۔
- اس تہوار سے متعلق کافروں کے سرداروں اور مذہبی راہنماؤں کے بیانات شائع نہیں کریں گے۔
- کافروں کا تہواروں سے متعلق کوئی اشتہار شائع نہیں کریں گے۔

اس روز ذرائع ابلاغ عوام کو ان تہواروں سے بچنے، ان کی خرافات میں حصہ نہ لینے کی تاکید پر مبنی اعلان، اشتہار اور پروگرام نشر کریں۔ اپنے دین کی اقدار، روایات کو عام کرنے اور ان کی محبت عوام کے دلوں میں بٹھانے کا کام کریں۔ تو یہ کام باعثِ اجر ہے اور یہ فریضہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کہلاتا ہے۔

نرسنگھا پھونک کر کیا جاتا ہے۔ رومن کیتھولک عیسائی یوبلی اس سال کو کہتے ہیں جس میں روم کا حج کیا جاتا ہے۔

یہودی عقائد کے مطابق خدا نے چھ دن میں کائنات پیدا کی اور ساتویں دن آرام کیا۔ اس لیے وہ ساتویں سال کھیتی باڑی نہیں کرتے اور زمین کو آرام دلاتے ہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے مجلہ الدعوہ ستمبر: ۱۹۹۷)

جوبلی کی اس اصل مذہبی بنیاد سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ صرف ایک لفظ نہیں روایات میں سے ایک ہے۔ لہٰذا مسلمان اپنی کسی بھی چیز کی عمر کے حوالے سے جوبلی کا لفظ استعمال نہیں کر سکتے۔ جیسی اخبارات کی جوبلی، آزادی کی جوبلی، عمر کی جوبلی وغیرہ۔

ایسٹر:

آسمان سے خوان اترنے کی خوشی میں عیسائی اپریل میں مناتے ہیں اسے عیدِ فصح بھی کہتے ہیں۔

کرسمس:

یسوع مسیح کی پیدائش کی خوشی میں ۲۵ دسمبر کو منایا جاتا ہے۔ عیسائی نئے سال کی آمد اور میلادِ مسیح کے احترام میں دسمبر کے آخری دس دن اور جنوری کے پہلے دو دن چھٹی کرتے ہیں۔ کرسمس والے دن سانتا کلاز کا سوانگ رچایا جاتا ہے۔ لہٰذا مسلمان نہ تو دسمبر کی چھٹیاں کریں گے اور نہ ہی اسے تہوار کے طور پر منا سکتے ہیں۔ کیوں کہ یہ موسمی چھٹیاں نہیں بلکہ عیسائی مذہب سے وابستہ چھٹیاں ہیں۔

نیوائیرڈے:

سورج دیوتا کی پوجا کرنے والی اقوام سورج نکلتے وقت اور اس کے غروب ہوتے وقت، اور اس کے نصف النہار کے وقت اس کی پوجا میں مختلف مذہبی رسومات ادا کرتی ہیں۔ آرین لوگ ڈھول پیٹتے، شراب پیتے ہیں۔ ایک سال کا چکر مکمل کرنے پر سورج دیوتا کا بڑے پیمانے پر تقریبات کر کے استقبال کیا جاتا ہے۔ ساری رات عیش وعشرت، شراب ورقص اور ہلاگلا جاری رکھا جاتا ہے۔

نوروز اور نیروز:

آتش پرست ایرانی اقوام مجوسی اور پارسی وغیرہ نئے سال کی آمد کی خوشی میں مناتی ہیں ان کا یہ سال مارچ سے شروع ہوتا ہے۔

بیساکھی:

ہندو لوگ بکرمی سال شروع ہونے پر مناتے ہیں۔

سال نو منانا بظاہر سماجی یا موسمی تہوار محسوس ہوتا ہے لیکن یہ مذہبی بنیاد ہی پر پروان چڑھا، لہٰذا مسلمان کسی صورت میں بھی اس میں حصہ نہیں لے سکتے۔

بسنت:

بہار کی دُرگا دیوی کو خوش کرنے کے لیے منایا جاتا ہے۔

پتنگ اور بسنت:

ایک کھتری لڑکے نے نبی اکرم ﷺ کے خلاف دشنام طرازی کی، معاملہ

عدالت تک گیا۔ مسلمان قاضی نے اس لڑکے کو موت کی سزا سنائی۔ یہ ۱۷۳۴ء، 1803 بکرمی بروز بسنت کا واقعہ ہے۔ سکھوں نے اس مردود کا دن منانے کے لیے بسنت کی تقریبات میں پتنگ بازی کا بھی اضافہ کر لیا جو اب تک جاری ہے۔

انگریز مورخ الیگزنڈر بریز جو مہاراجہ رنجیت سنگھ کے عہد میں لاہور آیا تھا وہ بسنت میلہ کا آنکھوں دیکھا حال یوں لکھتا ہے:

''لاہور سے میلہ تک مہاراجہ کی فوج دورویہ کھڑی ہوتی ہے۔ مہاراجہ گزرتے وقت اپنی فوج کی سلامی لیتا ہے۔ مہاراجہ کا شاہی خیمہ تھا جس پر زرد رنگ کی ریشمی دھاریاں تھیں۔ مہاراجہ نے پہلے گرنتھ کا پاٹھ سنا، گرنتھی کو تحائف دیئے اور مقدس کتاب کو دس جزدانوں میں بند کر دیا۔ سب سے اوپر والا جزدان بسنتی مخمل کا تھا۔

(نقوش، لاہور نمبر)

(مزید تفصیل کے لیے دیکھیے ''پتنگ بازی موسمی تہوار یا......)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ بسنت بھی ہندوؤں کا مذہبی تہوار ہے۔

ہولی:

محبت کے کام دیوتا سے منسوب۔ موسم بہار میں منائی جاتی ہے۔ ہندو لال پیلے رنگ پانی میں ملا کر ایک دوسرے پر پھینکتے ہیں اور راکھی (نیلی یا کالی ڈوری بازو میں) باندھتے ہیں۔

شام کو آگ کا الاؤ روشن کر کے اس کے گرد ڈھول بجاتے مرد اور عورتیں

رقص کرتے اور آگ کے گرد پھیرے لگاتے ہیں۔

پاکستان کے سیاسی راہنما اکثر ہندوؤں کے ساتھ ہولی مناتے ہیں۔ چنانچہ پنڈت اچاریہ اشوک کے ساتھ شجاعت حسین، مشاہد حسین اور وزیر مذہبی امور اعجاز الحق نے بھی ہولی منائی۔ پنڈت نے انہیں نارنجی رنگ کا پٹکا باندھا، تینوں کی مانگ میں سیندھور بھرا۔ ان قائدین نے آگ کے گرد پھیرے لگائے۔

(ماہنامہ طیبات، ماہنامہ امت، کراچی)

ہولی پر خوب عیش وعشرت اور ہلا گلا ہوتا ہے، خرمستیوں میں ذات پات اور اپنی پرائی عورت کی تمیز اٹھ جاتی ہے۔

ہولی ڈے:

یعنی مقدس دن، اسے سنڈے (Sun Day) سورج کا دن بھی کہا جاتا ہے۔ عیسائیوں کے ہاں یہ عبادت کا دن ہے۔ اس روز وہ تمام اداروں میں چھٹی کرتے ہیں۔ چھٹی کی نسبت سے ہولی ڈے آہستہ آہستہ ہر قسم کی چھٹیوں پر بولا جانے لگا۔

افسوس! مسلمان بھی چھٹیوں کے لیے یہی نام بولتے اور اتوار کے روز ہی چھٹی کرتے ہیں۔

یوم السبت:

ہفتہ کا دن۔ یہودیوں کے ہاں مقدس دن جس میں ان پر دنیا کا کوئی بھی کام

کرنا حرام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہودی اس روز چھٹی کرتے ہیں۔

افسوس مسلمانوں میں بھی ہفتہ کی چھٹی کرنے کی روایت موجود ہے۔

دسہرا:

ہندوؤں کا تہوار، جس میں رام لیلا کی زندگی کا سوانگ بھر کر ڈرامہ رچایا جاتا ہے۔ ان کی مشابہت میں جاہل مسلمانوں نے حسین رضی اللہ عنہ کا تعزیہ ایجاد کر رکھا ہے۔

پھل یا قُل:

ہندو مرنے والے کی لاش جلا دیتے ہیں۔ تیسرے روز اس جگہ سے راکھ اٹھا کر رومال میں باندھ کر ساتھ کھانے پکا کر اور ان پر بھجن پڑھ کر تقسیم کرتے اور راکھ کو مڑھی میں دبا دیتے یا گنگا جمنا میں بہا دیتے ہیں۔ مسلمانوں نے ان کی مشابہت میں میت کے تیسرے روز کو قل کا نام دے کر فاتحہ اور ختم دلانے کا رواج ایجاد کر لیا۔

دیوالی:

موسم خزاں میں ہندو کالی دیوی المعروف لکشمی دیوی کی پوجا کرتے اور ساتھ چراغاں بھی کرتے ہیں۔ پھل جھڑیاں، پٹاخے، انار چھڑائے جاتے ہیں، خوب آتش بازی کی جاتی ہے۔ اس کی نقل میں مسلمانوں نے شب معراج اور شب برات کا تہوار گھڑ لیا ہے۔

اولیمپک گیمز:

قدیم اولمپیا کے کھنڈرات میں واقع ہیرازیوس دیوتا کے مندر کے سامنے

آگ کا شعلہ (مشعل) جلا کر تقریبات کا آغاز کیا جاتا۔ یونانی لڑکیوں کو نائیک دیوی کا لباس پہنا کر سر پر زیتون کے پتوں کی شکل میں تاج رکھے جاتے جو امن کی نشان دہی کرتے۔ لڑکیاں مشعل اٹھائے آگے بڑھتیں، پھر ایک مشعل سے دوسری مشعل جلائی جاتی۔ تقریبات ختم ہونے تک یہ سلسلہ جاری رہتا۔

آج بھی اس مشعل کو اولمپیا ہی سے روشن کر کے ایک کھلاڑی کے ہاتھ سے دوسرے کھلاڑی کے ہاتھ میں دیا جاتا ہے اور جہاں یہ گیمز منعقد ہونی ہوتی ہیں وہاں گراؤنڈ کا چکر لگوا کر مشعل کو آخری دن تک روشن رکھا جاتا ہے۔

(دیکھیے سکندر سے سکندر تک، ص:۱۲۲)

ملاحظہ: نائیک مصنوعات کا نشان یہی زیتون کی پتی ہے۔ اور نائیک دیوی ہی کے نام پر یہ نام رکھا گیا ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: مصنوعات پر کندہ نقش اور حروف)

یومِ مئی:

۱۸۸۶ یکم مئی کو شکاگو میں مزدوروں نے حکومت کے خلاف اپنے حقوق کی بازیابی کے لیے احتجاج کیا تو انہیں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا اور بعض کو پھانسی دے دی گئی۔ یہ دن ان ہلاک ہونے والوں کی یاد میں منایا جاتا ہے۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے: یومِ مزدور)

مدر ڈے، فادر ڈے:

دراصل مغرب میں والدین یا دیگر رشتہ داروں کے حقوق کا کوئی تصور نہیں۔

وہ لوگ ماں یا باپ کا دن اس لیے مناتے ہیں کہ ان کو مدر ڈے اور فادر ڈے کا کارڈ

بھیج کر یاد کر سکیں ورنہ انہیں اپنی رنگ رنگینیوں میں ماں باپ کی خدمت کرنا تو دور کی بات یاد کرنے کی بھی فرصت نہیں ملتی۔ یہی حال دیگر تمام ''ڈیز'' کا ہے۔

بظاہر عیسائیوں کا یہ سماجی تہوار ہے اور ماں باپ کی محبت اور احترام کی غمازی کرتا نظر آتا ہے لیکن حقیقت یہی ہے جو اوپر بیان ہو چکی ہے کہ یہ لوگ ماں باپ احترام اور محبت کی (جو مردہ ہو چکے ہیں ان) مدر ڈے اور فادر ڈے کے نام سے برسی مناتے ہیں۔

میراتھن ریس:

۴۱۰ قبل مسیح میں ایران کے شہنشاہ دارا گشتاسپ نے بحیرہ احمر کے کنارے آباد یونانی ریاستوں کی بغاوت دبانے اور پورے یونان کو فتح کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے ایتھنز کے شمال میں میراتھن کے علاقے میں اپنا لشکر اتارا۔ ان دنوں یونانی ریاستیں الگ الگ تھیں۔ یونانیوں کی تعداد کم تھی لیکن سب ریاستیں مل کر لڑیں اور خلافِ توقع انہیں فتح ہوئی۔ فتح کی خبر پہنچانے ایک یونانی، ایتھنز کی طرف دیوانہ وار دوڑا۔ یہ فاصلہ ۲۴۰ میل تھا۔ یہ سپاہی ایتھنز کے دروازے پر پہنچ کر نڈھال ہو کر گرا اور مر گیا۔ اس سپاہی کی یاد میں یونانیوں نے میراتھن ریس شروع کی۔

افسوس! آج اس یونانی کافر سپاہی کی یاد میں منائی جانے والی میراتھن ریس پاکستان میں خوب دھڑلے سے منائی جا رہی ہے۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے: میراتھن ریس)

ویلنٹائن ڈے:

رومی دیوتا لوپر کالیا کے تہوار بار آوری سے منسوب ہے۔ اس روز مرد لوگ اپنی محبوبہ کا نام اپنے کوٹ پر سجاتے ہیں۔ اور اپنی معشوقہ کو پھول کا تحفہ بھیجتے ہیں۔ غلیظ اور گندے جملوں اور تصویروں والے کارڈ بھیجے جاتے ہیں۔

اس روز ویلنٹائن راہب نے اپنی معشوقہ سے یہ کہہ کر بدکاری کر لی تھی کہ اس دن ایسا کرنے والوں کو گناہ نہیں ثواب ملتا ہے۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے: ویلنٹائن ڈے)

برتھ ڈے (سال گرہ):

میلادِ مسیح کی تقلید میں شروع کی گئی عیسائیوں کی رسم۔ بت پرست قوموں کا خیال تھا کہ سات سال کی عمر تک بچے کو اس کی پیدائش کے دن کچھ نادیدہ طاقتوں کی طرف سے خطرہ ہوتا ہے لہٰذا اسے سالگرہ منا کر مشغول رکھا جائے تاکہ وہ نقصان سے بچ سکے۔ نیز موم بتیاں جلا کر سورج دیوتا سے اظہارِ عقیدت کیا جاتا ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: سال گرہ)

شادیوں میں شرکت:

سب سے عام اور بے ضرر تقریب شادی سمجھی جاتی ہے۔ عام مسلمانوں کا خیال ہے کہ یہ تو ایک عام گھریلو اور سماجی تقریب ہے۔ اس کا مذہب سے کیا واسطہ؟ لیکن وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ ہر قوم میں بندھن یا بیاہ کا طریقہ ان کی مذہبی

روایات ہی کے مطابق ہے اور اس میں مذہبی رسومات بھی ادا کی جاتی ہیں۔ مثلاً ہندو کے ہاں دلہا دلہن کا آگ (اگنی دیوتا) کے گرد سات پھیرے لگانا، دلہن کو سیندور بھرنا، تلک لگانا، بندیا لگانا، گانا (راکھی) باندھنا، لال یا پیلے کپڑے مایوں مہندی وغیرہ پر پہننا تا کہ بد روحوں سے محفوظ رہے۔

عیسائیوں میں دلہا دلہن کا سفید لباس (کنواری مریم کے لباس کی علامت) پہننا، پادری کے سامنے کھڑے ہو کر صلیب بنانا اور اظہارِ وفا کرنا وغیرہ۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے: رسمِ مہندی اور مایوں)

کافروں کے سماجی تہواروں میں شرکت کے مضمرات:

علاوہ ازیں کافروں کی سماجی یا تاریخی تقریبات میں حصہ لینے کے مندرجہ ذیل شرعی نقصانات ہیں:

- کافروں سے محبت بڑھے گی۔
- کافروں کے خوشی یا غمی کے اجتماعات میں شرکت سے ان کے ساتھ تعلق بڑھے گا اور ان سے نفرت مٹ جائے گی۔
- جب اجتماعات و تقریبات میں شرکت کریں گے تو ساتھ مل کر کھائیں پئیں گے جب کہ باہم کھانے پینے سے بھی انس بڑھتا ہے۔
- انہیں تحفہ تحائف لیں دیں گے جو باہم محبت بڑھانے کا سبب ہے۔
- ان کے اجتماعات و تقریبات میں حرام چیزوں کا بھی استعمال ہوگا مثلاً شراب، سور کا استعمال، صلیب لٹکانا، بھجن گانا، کشکا اور تلک لگانا حرام ہیں اور ان

میں شرکت بھی حرام ہے۔

✦ کافروں کی عورتیں بھی ان میں شرکت کریں گی جب کہ مخلوط اجتماعات میں مسلمان مرد یا عورت کا شرکت کرنا بھی جائز نہیں چاہے وہ مسلمان ہی کا اجتماع کیوں نہ ہو۔

✦ مسلمان اس اجتماع میں شرکت کر کے کافروں کی کثرت کا سبب بنے گا۔

✦ ان کی مجلس میں بیٹھے ہوئے کافروں کے پیشواؤں کی تعظیم کریں گے جو حرام ہے۔

✦ کافروں کی اصطلاحات ، اندازِ گفتگو اور طور طریقہ اختیار کرنا پڑے گا۔ حالانکہ ان میں بھی ان کی مشابہت جائز نہیں۔

عِیدَین کی حق تلفی

جو مسلمان غیروں کے تہوار مناتا ہے یا ان میں دلچسپی لیتا ہے یا وہ آئے روز خود ساختہ تہوار مناتا رہتا ہے دراصل وہ اللہ کے عطا کردہ دو مقدس تہواروں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی بھی حق تلفی کرتا ہے۔

یہ فطری بات ہے کہ سال بعد جب ایک یا دو تہوار منائے جائیں تو ان کے لیے اشتیاق اور اہتمام بھی زیادہ ہوگا اور اگر آئے روز تہوار مناتے رہیں تو غیر شرعی تہواروں کے ہلّے گُلّے میں زیادہ مزا آئے گا۔

یہی وجہ ہے کہ اب عیدین کے لیے وہ جوش وخروش دیکھنے میں نہیں آتا جو گزشتہ زمانے میں جوش وخروش نظر آیا کرتا تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں کافروں کی ہر عادت اور ہر بات سے نفرت اور دوری کا جذبہ عطا کرے اور ہمیں صرف اپنی اور اپنے رسول ﷺ کی محبت سے معمور کردے۔ آمین!

آخری بات

گزشتہ سطور میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس کی روشنی میں اب ہمیں فیصلہ کرنا ہے کہ آئندہ کافرانہ تہواروں میں کسی بھی نوعیت کی شرکت نہیں کریں گے۔ نیز اپنے بچوں کو بھی ان تہواروں میں حصہ لینے سے باز رکھیں گے۔

افسوس ناک بات یہ ہے کہ ہماری حکومت خود ان تہواروں میں دل چسپی لیتی ہے اور ان پر وہ سب کچھ سرِ عام اور علی الاعلان کرتی ہے جو کچھ کافر خود ان تہواروں پر کرتے ہیں۔ ان حالات میں بچوں کو ان تہواروں کی خرافات سے بچانا مشکل ضرور ہے لیکن ناممکن نہیں۔ ہمیں چاہیے کہ کافروں کے تہواروں سے چند دن یا چند ہفتے پہلے بچوں، بچیوں اور نوجوانوں کو خصوصی طور پر کافرانہ تہواروں کے مضمرات سے آگاہ کریں۔

ان کے سینے کو نبی اکرم ﷺ کی محبت سے گرمائیں۔ انہیں دشمن کی دشمنی سے آگاہ کریں تاکہ وہ جہنم کی آگ سے بچ سکیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَعَمَلٍ لَا یُرْفَعُ وَدُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ. (ابن حبان، مستدرک حاکم)

"اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بے فائدہ علم اور غیر مقبول عمل اور دعا سے۔ آمین!

ہماری مطبوعات

مدح مزمل (مجلد)
مضامینِ مسعود
مدینہ منورہ اسماء اور فضائل
شہادت گہِ الفت میں
لواء الجہاد (مجلد)
وسیع الصفات اللہ (مجلد)
مخلوط تعلیم
لاشوں پر رقص (مجلد)
غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم
صحافت اور اس کی اخلاقی اقدار
حدود کی حکمت، نفاذ، قتلِ غیرت
علیم وخبیر کے نام خطوط
خطوطِ مسعود (اول)
خطوط مریم
میرا مطالعہ
گداگری
بدعت کیا ہے؟
زندہ کا مردہ کے لیے ہدیہ اور قرآن خوانی
پتنگ بازی موسمی تہوار یا؟
رجب کے کونڈے، شبِ معراج
شب برات
ویلنٹائن ڈے
اپریل فول
عید میلاد النبی
مبارک باد کے آداب
سالگرہ
آتش بازی اور لائٹنگ
استخارہ کیوں اور کیسے؟
ماہ ذوالحجہ کے فضائل
لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟
کافروں کے تہواروں پر ہمارا طرز عمل

رشتے کیوں نہیں ملتے
منگنی اور منگیتر
نکاح میں ولی کی حیثیت
لو میرج
بری اور بارات
شادی کی رسومات دعوتیں اور ان میں شرکت
مہر بیوی کا اولین حق
بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق
عورت اور میکہ
ساس اور بہو
دیور اور بہنوئی
بیویوں میں عدل
بیویوں کے باہمی تعلقات
مسلمان مرد و عورت کا اہلِ کفر سے نکاح
عورت کا لباس
پردہ اور خاندان
غضِ بصر اور مرد حضرات
پردے کی اوٹ سے
عورتیں اور بازار
حج میں چہرے کا پردہ
صنف مخالف کی مشابہت
حفظِ حیا گفتگو اور تحریر
حفظِ حیا اور محرم رشتہ دار
حفظ حیا اور کنواری لڑکیاں
نسوانی بال اور ان کی آرائش
مخلوط معاشرہ
حفظِ حیا اور ازدواجی زندگی
آواز کا فتنہ
بیوہ کی عدت
سوتیلی ماں اور اولاد
عورت میت کا غسل و تکفین
بچہ گود لینا

عورت اور گھر میں دعوت دین
مطلقہ خواتین اور ان کے مسائل
خطوطِ مسعود
محرم مرد اور ان کی ذمہ داریاں
بدنی طہارت کے مسائل
نیا چاند اور ہماری روایات
روزوں کے مسائل
فطرانہ
سحری افطاری اور افطاریاں
چاندرات
اعتکاف اور خواتین
مبارک باد کے آداب
عید کارڈ
حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی
پیارے نبیؐ کے ردیف صحابہ (ساتھ سوار ہونے والے)
رحمۃ للعالمین کی جانوروں پر شفقت
پورا تول
وہ چاول تھے
تاج پوشی
دو خط
اور شطونگڑا ہار گیا
اوں ھوں
بچے اور کھیل
شہادتین (توحید و رسالت)
شاہی قبا
حدیثِ نبوی کے چند محافظ
ننھے حارث کا خواب
ننّی منّی سوچیں
ننّی منّی سوچیں
ممتا کے بول
شاخِ گل
آ ہا نکلا چاند